السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ من مقرنے ے ج سے دوماہ پہلے ایک خانگی جھگڑے کی وجہ سے غصے میں آکر اپنی بیوی کو اکٹھی دو طلاقیں دے دیں تھیں، مگر اس طلاق کے دوسرے دن میں نے اپنے سسرال اور بیوی کے سامنے طلاق واپس لے لی تھی، یعنی میں نے کہا تھا کہ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں کہ ازروئے شریعت صورت مسئولہ میں شرعاً رجوع ہوچکا ہے یا نہیں؟ کیا میں اپنا گھر آباد کرسکتا ہوں یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں شرعی فتویٰ صادر فرمایا جائے۔

نوٹ: میں نے اس طلاق سے پہلے کوئی تحریری یا زبانی طلاق نہیں دی ہے۔

(سائل علی اصغر ولد غلام نبی قوم راجپوت ساکن موضع اموال تحصیل وضلع نارووال)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال مسئولہ میں ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے اور رجعی طلاق کی عدت تین حیض یا تین ماہ یا حمل کی صورت میں وضع حمل ہے۔ چونکہ خط کشیدہ سوال کی تصریح کے مطابق طلاق وہندہ مسمی اصغر علی نے اس طلاق کے بعد دوسرے دن طلاق واپس لے لی ہے۔ لہٰذا یہ رجوع عدت کے اندر ہوا ہے۔ لہٰذا نکاح بحال اور قائم ہے اور طلاق دہندہ اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں، جیساکہ قرآن مجید میں ہے:

(وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا) (البقرۃ: 228)

"طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں، انہیں حلال نہیں کہ اللہ نے ان کے رحم میں جو پیدا کیا ہو اسے چھپائیں، اگر انہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو، ان کے خاوند اس مدت میں انہیں لوٹا لینے کے پورے حقدار ہیں اگر ان کا ارادہ اصلاح کا ہو۔"

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ عدت کے اندر اندر شوہر کو طلاق واپس لے کر رجوع کا حق حاصل ہے اور سسرال یا بیوی کو شرعاً انکار کرنے کا اختیار حاصل نہیں۔ کیونکہ لفظ احق اسم تفضیل کا صیغہ ہے جو شوہر کے حق میں استعمال ہوا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ صورت مسئولہ میں طلاق دہندہ مسمی اصغر علی ولد غلام نبی مذکور اپنی مطلقہ بیوی مسمات عصمت بی بی دختر محمد نواز کو اپنے گھر آباد کرسکتا ہے۔ کیونکہ رجوع عدت کے اندر ہوا ہے۔ یہ جواب بشرط صحت سوال تحریر کیا گیا۔ غلط بیانی کا ذمہ دار خود سائل ہے۔ اگر غلط بیانی ہوگئی تو یہ فتویٰ کام نہیں دے گا۔ مفتی کسی قانونی سقم اور عدالتی کارروائی کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص850

محدث فتویٰ